فردوسی

فردوسی یکی از شاعران بزرگ ایران است که در حدود هزار سال پیش می زیسته است۔ فردوسی در طوس، نزدیک مشهد بدنیا آمد و در همانجا زندگی کرد۔ آرامگاهش نزد در طوس است۔ کسانی کی برای زیارت به مشهدی روند، آں آرامگاه ایں شاعر بزرگ هم دیدن میں کنند۔

فردوسی مردی میهن پرست بود، و به تاریخ ایران قدیم علاقه داشت۔ این بود که داستانهای شاهان و پہلوانان قدیم ایران را بشعر درآورد و در کتابی جمع کرد۔ همه ایرانیان ایں کتاب رامی شناسند و می خوانند۔ "شاهنامه" داستانهای زیبامی دارد مانند داستان "رستم وسهراب"، "بیژن ومنیژه"۔

فردوسی باسرودن شاهنامه خدمتی بزرگ به ایران کرده است۔ ایں است که همه

Scanned with CamScanner

ایرانیان فردوسی را دوست دارند و بر او آفرین می گویند۔ فردوسی خود گفته است:

"بسی رنج بردم در این سال سی
عجم زنده کردم بدین پارسی
نمیرم ازین پس که من زنده ام
هر آنکس که دارد هشداری و دین
پس از و برگ بر من کند آفرین"

Scanned with CamScanner

مکتب حافظ

مکتب حافظ شہریار کی ایک مسلسل خوبصورت غزل ہے۔ اس سے پتہ

Scanned with CamScanner

چلتا ہے کہ شاعر ہر اعتبار سے مکتب حافظ سے کس قدر متاثر ہے۔

اس غزل میں شہریار کی زندگی کی مکمل عکاسی ملتی ہے۔ شہریار کی زندگی جس مصیبت اور حسرت و ناامیدی میں گزری ہے، اس کا عکس اس نظمیہ غزل میں ملتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ شاعر کا محبوب اس سے جدا ہو چکا ہے اور اب صرف اس کی یادوں کا سرمایہ باقی ہے۔ وہ انہیں یادوں کے سہارے اپنی زندگی گزارتا ہے اور اسی تصور اور یادوں کے ذریعہ وہ تھوڑی دیر کے لئے اپنے محبوب کی قربت کی لذت حاصل کر لیتا ہے۔ وہ اللہ سے دعا کرتا ہے کہ وہ یادوں کے ان حسین لمحات کو طویل کر دے تا کہ اس کا گمشدہ محبوب بار بار خیالوں میں آتا رہے۔ اس نظم میں کلاہ کا استعمال شاعر نے جلوۂ معشوق کے لئے علامت اور تمثیل کے طور پر کیا ہے اور کہا ہے کہ محبوب کی ہر ادا اپنی مثال آپ ہے۔ کوئی دوسرا میرے اس بچھڑے ہوئے محبوب کی کسی بات میں مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔

شاعر کہتا ہے کہ حرماں نصیبی اور محبوب سے جدائی کے لمحات نے اس کو ضرور توڑ کر رکھ دیا ہے لیکن حریص و لالچی نہیں بنایا ہے۔ وہ قناعت کے ساتھ محض اپنے محبوب کے تصوراتی جلووں کے ساتھ زندگی گزار سکتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ وہ نہیں چاہتا ہے کہ ہمیشہ اس کا محبوب پاس رہے، البتہ اتنا ضرور چاہتا ہے کہ وہ کسی بادشاہ یا درویش کی طرح کبھی یہاں رہے اور کبھی وہاں۔ اپنی پسندیدہ منزل میں قیام کرے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ محل میں رہنے والا کسی غریب کی کٹیا میں زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتا ہے۔ شہریار کے ان اشعار میں محبوب کے علوِ مراتب

کے ساتھ عاشق کی ذلت وخواری، معشوق کے جذبات کا احترام اور راہِ عشق میں عاشق کے لئے قناعت وصبر، غرض کہ متنوع جذبات کی ترجمانی ملتی ہے۔ شاعر اپنے محبوب کے حسن و جمال کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ چاند سے بھی زیادہ حسین ہے کیونکہ جب اس کا محبوب اس کے پاس موجود تھا تو چاند نے غیرت کے مارے اپنا منھ چھپا لیا تھا جیسا کہ اس کو محسوس ہوا تھا۔

شاعر آخر میں کہتا ہے کہ حافظ کے مکتب شعر سے وہ ہرگز الگ ہونا نہیں چاہتا ہے کیونکہ حافظ کے یہاں معنوی اور فکری وسعت کے ساتھ ساتھ عارفانہ اور صوفیانہ لذت بھی ملتی ہے۔

غرض کہ شہریار کی یہ نظم بہر طور بڑی دلچسپ اور کامیاب ہے۔

Scanned with CamScanner